

زری پالیسی کمیٹی کے 20 ستمبر 2021ء کو منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

ڈاکٹر رضا باقر	چیئر مین اور گورنر بینک دولت پاکستان
جناب جمیل احمد	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
ڈاکٹر مرتضیٰ سید	ڈپٹی گورنر (پالیسی)
ڈاکٹر عنایت حسین	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایس اور بی ایس جی)
جناب اعظم فاروق	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر طارق حسن	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر اسد زمان	بیرونی رکن
ڈاکٹر حاند مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
جناب محمد منصور علی	کارپوریٹ سیکریٹری / ڈائریکٹر اوسی ایس

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 22ء کے امکانات

1- زری پالیسی کمیٹی کو جولائی 2021ء کے بعد سے معیشت کے کلیدی اظہاریوں کے بارے میں آگاہ کیا گیا اور اس کے ساتھ ابھرتے ہوئے رجحانات کا جائزہ پیش کیا گیا۔

2- حقیقی شعبے کا عمومی جائزہ پیش کرتے ہوئے عملے نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ طلب اور رسد کے مختلف اظہاریوں سے پتہ چلتا ہے کہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد معاشی سرگرمی توقع سے بلند ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ جولائی 2021ء میں بحث کی گئی تھی، مالی سال 22ء میں زرعی شعبے کی تخمین شدہ نمو کپاس کے زیر کاشت رقبے میں کمی کے باوجود کسی تبدیلی کے بغیر 2.1 فیصد رہی، جس کا سبب خریف کی دیگر اہم فصلوں کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ہے۔ جون اور جولائی 2021ء میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بالترتیب 18.4 فیصد اور 2.3 فیصد نمو ہوئی، جبکہ 2020ء کے انہی مہینوں میں بالترتیب 5.1 فیصد کمی اور 6.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ بحیثیت مجموعی، مالی سال 21ء میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 14.8 فیصد نمو ہوئی جو مالی سال 06ء کے بعد سے بلند ترین ہے۔ یہ ذکر بھی کیا گیا کہ جولائی 2021ء میں ایل ایس ایم میں نمو موسمی عوامل اور نقل و حرکت پر کچھ پابندیوں کی وجہ سے ہے۔ طلب کے اظہاریوں پر بحث کرتے ہوئے بتایا گیا کہ جون 2021ء میں سست ہونے کے بعد جولائی اور اگست 2021ء میں گاڑیوں کی

فروخت بڑھ گئی، کیونکہ خریداروں نے میزانی اقدامات کی توقع میں آرڈروں میں تاخیر کر دی تھی۔ تعمیرات کے شعبے کی سرگرمی میں تیزی کی عکاسی سیمنٹ کی فروخت میں اضافے، فولاد کی بلند پیداوار اور رہائشی املاک کی قیمتوں میں اضافے سے ہوتی ہے۔ مزید برآں، اس بات کو اجاگر کیا گیا کہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے مجموعی ملک طلب میں تیزی بدستور برقرار ہے۔

3- عملے نے اس بات کو اجاگر کیا کہ گذشتہ چند مہینوں میں توانائی کی بلند طلب سے بھی معاشی سرگرمی کی مسلسل بحالی کا پتہ چلتا ہے۔ خدمات کے شعبے پر بحث کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ اہم اظہاریے بہتر کارکردگی کے عکاس ہیں۔ مالی سال 21ء کی چوتھی سہ ماہی میں خدمات پر جزل سلیز ٹیکس (جی ایس ٹی) ریکارڈ بلند سطح تک پہنچ گیا۔ مزید برآں، جولائی اور اگست 2021ء میں خدمات کے شعبے کے قرضوں میں بھی اضافہ ہو گیا۔ اس لیے، مالی سال 22ء میں خدمات کے شعبے کی تخمین شدہ نمو پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے بڑھایا گیا، جس میں ایل ایس ایم کے بہتر امکانات اور درآمدات میں مضبوط نمو کی بدولت تھوک اور خردہ تجارت نے اہم کردار ادا کیا۔ اس بات کی وضاحت کی گئی کہ درآمدات کا صرف سے قریبی ربط ہے جس کا جی ڈی پی میں غالب حصہ ہے۔ اس بات کو مزید اجاگر کیا گیا کہ حالیہ مہینوں میں ٹیکس وصولی میں مضبوط نموسے بھی معاشی سرگرمی میں مخفی مضبوطی کی عکاسی ہوتی ہے۔

4- ان پیش رفتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے عملے نے اس بات کو اجاگر کیا کہ مالی سال 22ء میں حقیقی جی ڈی پی کی نمو 4.0 تا 5.0 فیصد کی تخمین شدہ سطح کی بالائی حد کے قریب رہنے کی توقع ہے۔ یہ بتایا گیا کہ اضافے پر مبنی نظر ثانی کے نتیجے میں اس مالی سال کے تازہ ترین تجزیے میں پیداواری فرق معمولی سا مثبت ہو گیا۔

5- عالمی معاشی حالات پر بحث کرتے ہوئے عملے نے اس بات کو اجاگر کیا کہ کووڈ 19 کی ڈیلٹا قسم کے پھیلاؤ کے سبب عالمی معاشی توسیع خصوصاً ابھرتی منڈیوں میں چھ مہینوں کی کم سطح پر ہے۔ بلند تعدد حساسیت کے اظہاریوں کو اجاگر کرتے ہوئے اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ مینوفیکچرنگ کے ساتھ ساتھ خدمات کے شعبے کے متعلق بلومبرگ کے عالمی رچرچنگ مینجروں کے اشاریے (پی ایم آئی) معاشی توسیع میں سست رفتاری کو ظاہر کر رہے ہیں، جو ترقی یافتہ معیشتوں کے مقابلے میں ابھرتی معیشتوں میں زیادہ نمایاں ہے۔ اسی طرح، ایکویٹی مارکیٹ کے لیے مورگن اسٹینلے کی سیٹل انٹرنیشنل (ایم ایس سی آئی) اشاریے سے پتہ چلتا ہے کہ کووڈ 19 کی حالیہ لہر نے ابھرتی معیشتوں کی ایکویٹی مارکیٹوں پر منفی اثر ڈالا ہے، جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں اضافے کا رجحان برقرار رہا۔ مزید برآں، بلومبرگ ایمرجنگ مارکیٹس کیپٹل فلو اشاریہ بھی گر رہا ہے، جس سے ابھرتی معیشتوں کی سست رفتاری کے خطرات بڑھ رہے ہیں۔ دوسری جانب، عالمی رسدی زنجیر کے ابھی تک معمول پر نہ آنے کے باعث بین الاقوامی اجناس کی قیمتیں بلند سطح پر ہیں اور دنیا بھر کے کئی ممالک میں مہنگائی میں اضافے کا خطرہ ہے۔ آخر میں، شکاگو بورڈ آف اپشنز ایکس چینج (سی بی او ای) تغیر پذیری کے اشاریے سے پتہ چلتا ہے کہ وبا کی بلند ترین سطح کے بعد عالمی غیر یقینی صورت حال میں خاصی کمی آئی ہے، اگرچہ ڈیلٹا قسم کا پھیلاؤ شروع ہونے کے بعد سے یہ بدستور کووڈ 19 سے پہلے کی سطح سے زیادہ ہے۔

6- پاکستان کی ادائیگیوں کے توازن میں پیش رفتوں کے متعلق آگاہ کرتے ہوئے کہا گیا کہ اگست 2021ء میں بلند بین الاقوامی قیمتوں اور ملکی طلب میں وسیع البنیاد اضافے کے سبب تجارتی خسارہ بڑھ کر 4.2 ارب ڈالر کی ماہانہ سطح تک پہنچ گیا۔ جولائی 2021ء میں جاری کھاتے کا خسارہ 0.8 ارب ڈالر اور اگست میں 1.5 ارب ڈالر تھا۔ جاری کھاتے کے خسارے میں اضافے سے قطع نظر اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں بہتری کا عمل مسلسل جاری رہا جسے یورو بانڈز کے اجراء، اسپیشل ڈرائنگ رائٹس مختص کرنے اور روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ (آر ڈی اے) کی وصولیوں سے تقویت ملی۔ جولائی 2021ء میں مالی کھاتے میں 1.3 ارب ڈالر کا فاضل جبکہ اگست 2021ء میں یہ 3.7 ارب ڈالر تھا۔

7- زری پالیسی کمیٹی کو بیرونی شعبے کے امکانات کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے یہ کہا گیا کہ مالی سال 22ء کی برآمدات کے امکانات مثبت ہیں، جن میں ٹیکسٹائل، چاول اور مینوفیکچرر کے اہم حصے کی توقع ہے۔ تاہم قابل برآمد فاضل کی دستیابی اور آئندہ فصل کے مثبت امکانات کے باوجود بین الاقوامی مارکیٹ میں چاول کی مسلسل کمزور طلب اس کی برآمدات میں کمی کا سبب بن سکتی ہے۔ اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ ٹیکسٹائل اجزاء کے حجم میں اضافہ برآمدات کی نمو میں کلیدی اہمیت کا حامل ہو گا، جبکہ ان کی بین الاقوامی قیمتیں زیادہ مسابقت سے مشروط ہیں کیونکہ کووڈ سے متعلق پابندیاں اہم مسابقتی ممالک میں ویکی نیشن کی جاری مہم کے حالات میں کم سخت ہو گئی ہیں۔ دوسری جانب، مالی سال 22ء میں درآمدات میں اضافے کا تخمینہ لگایا گیا ہے جس کی وجوہات یہ ہیں: (الف) ملکی معاشی سرگرمی میں بہتری (ب) اجناس کی بلند قیمتیں، خصوصاً پام آئل اور چینی کی عالمی قیمتوں میں اچانک اضافہ (ج) غذائی قیمتوں کو مستحکم کرنے کی حکومتی کوششوں کے نتیجے میں گندم اور چینی کی درآمدات کی پہلے سے تخمین شدہ سطح کے مقابلے میں زیادہ رہنے کا امکان، اور (د) ٹی ای آر ایف کے تحت مشینری کی درآمدات کا تسلسل۔ زری پالیسی کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ کارکنوں کی بلند ترسیلات زر کی آمد اور آئی سی ٹی خدمات کی برآمدات میں خوش آئند رجحان سے جولائی تا اگست مالی سال 22ء میں تجارتی خسارے کے ایک حصے کی فنانسنگ میں مدد ملی۔ رقوم کی منتقلی اور کارکنوں کے بیرون ملک سفر کی بحالی مالی اداروں کے لیے اسٹیٹ بینک کی جانب سے اعلان کردہ ترغیبات کے پیش نظر ترسیلات زر میں حالیہ رجحانات برقرار رہنے کی توقع ہے۔ مالی سال 22ء میں مالی کھاتے میں بلند فاضل رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جو بجٹ میں شامل کثیر فریقی اور دو طرفہ قرضوں سے رقوم کی آمد (بشمول آئی ایم ایف سے) اور منصوبے کے مطابق یورو بانڈز کے اجراء سے مشروط ہے۔ افغانستان میں ابھرتی ہوئی صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا گیا، اگرچہ پاکستانی معیشت پر اس کے اثرات کے بارے میں خاصی بے یقینی پائی جاتی ہے۔

8- مالیاتی پیش رفتوں کے بارے میں آگاہ کیا گیا کہ محصولات میں مضبوط نمو اور محدود غیر سودی اخراجات کے سبب مالی سال 21ء میں مالیاتی توازن بہتر ہو گیا۔ مالیاتی خسارہ مالی سال 20ء کے 8.1 فیصد سے گر کر مالی سال 21ء میں جی ڈی پی کے 7.1 فیصد تک پہنچ گیا۔ اسی طرح، بنیادی خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کے 1.4 فیصد پر آگیا، جو گذشتہ برس کی سطح کے مقابلے میں 0.4 فیصدی درجے کم ہے۔ تازہ ترین پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ ایف بی آر کے محصولات میں جولائی تا اگست 2021ء میں عبوری طور پر تقریباً 42 فیصد نمو ہوئی۔ یہ کہا گیا کہ ایف بی آر کے محصولات کی ماہانہ وصولی بھی بالترتیب جولائی اور اگست 2021ء میں اپنے محصولاتی اہداف سے تجاوز کر گئی۔ توقع ہے کہ ٹیکسوں کی وصولی کے حالیہ مضبوط رجحانات برقرار رہیں گے لیکن تیل کی عالمی قیمتوں کی وجہ سے پی ڈی ایل میں کمی کے خطرات موجود ہیں۔ یہ بات بھی اجاگر کی گئی کہ پی ایس ڈی پی کی رقوم کا اجرا مالی سال 22ء کے لیے تخمین شدہ رقم کے 44 فیصد کی خاصی بلند سطح پر ہے۔

9- زری مجموعوں پر بحث کرتے ہوئے اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ یکم جولائی تا 3 ستمبر مالی سال 22ء کے دوران زرو وسیع میں بلند سکڑاؤ دیکھا گیا، جس کا اہم سبب نجی شعبے کے قرضوں کی موسمی واپسی اور خالص میزانی قرض گیری میں کمی ہے۔ دوسری جانب، سست رفتاری کے باوجود بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں توسیع کا سلسلہ جاری رہا۔ ایم ٹو کے واجبات کے لحاظ سے بینک ڈپازٹس میں موسمی رجحان کے مطابق رقوم نکلوانے کی بلند سطح نے زیر گردش کرنسی میں اضافے کا اثر زائل کر دیا۔

10- مزید برآں، عملے نے آگاہ کیا کہ نجی شعبے کے قرضوں میں موسمی واپسی دیکھی گئی، جس میں بڑا حصہ جاری سرمائے کے قرضوں کا تھا۔ تاہم، اسٹیٹ بینک کی معاون اسکیمیں اور کم شرح سود معین سرمایہ کاریاں اور صارفی قرضے کے طلب پر مسلسل مثبت اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ صارفی قرضوں میں اضافے کو گاڑیوں اور مکانات کے قرضوں میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جبکہ معین سرمایہ کاریوں میں اضافے کا سبب اسٹیٹ بینک کی رعایتی اسکیمیں ہیں۔

11- حالیہ پیش رفتوں سے پتا چلتا ہے کہ مالی سال 22ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں دوہندسی نمو متوقع ہے، جو اقتصادی سرگرمیوں میں متوقع بہتری کے ساتھ ساتھ کاروباری اداروں اور صنعت کے لیے میزانی اقدامات کے مطابق ہے۔ اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ کچھ صنعتوں میں جاری استعداد میں توسیع اور خام مال کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے جاری سرمائے کی ضروریات میں بھی اضافہ متوقع ہے۔ پی ایس سی میں متوقع نمو اور مالی اور بیرونی شعبوں میں ہونے والی پیش رفت کو مد نظر رکھتے ہوئے، ایم 2 کا توقعات کے مطابق بڑھنے کا امکان ہے۔

12- اس کے بعد عملے نے مہنگائی کے حوالے سے حالیہ پیش رفتوں پر روشنی ڈالی۔ سال بسال بنیاد پر، قومی سی پی آئی مہنگائی جولائی اور اگست 2021ء میں گھٹ کر 8.4 فیصد ہو گئی، جبکہ ماہ بہ ماہ بنیاد پر یہ بالترتیب 1.3 اور 0.6 فیصد تھی۔ اس بات پر غور کیا گیا کہ روپے کی قدر میں کمی کا تاخیری اثر، بلند اساسی اثر، سبسڈیوں میں اضافہ اور پیٹرولیم مصنوعات پر پی ڈی ایل اور جی ایس ٹی میں کمی مہنگائی کے دباؤ پر قابو پانے میں مددگار رہی۔

13- مزید برآں، عملے نے آگاہ کیا کہ عالمی رسدی زنجیر میں رکاوٹیں، نقل و حمل / بار برداری کے چارجز میں اضافہ اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ درآمدی مہنگائی کو بڑھا رہا ہے۔ جنوری 2021ء سے سی پی آئی میں درآمدی مہنگائی کا حصہ بڑھ گیا ہے۔ مزید برآں، اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ عالمی اجناس کی بلند قیمتوں کے دوران شرح مبادلہ کی قدر میں حالیہ کمی، مستقبل میں ملکی مہنگائی میں اضافہ کر سکتی ہے۔

14- منظر نامے پر بحث کرتے ہوئے، بتایا گیا کہ مالی سال 22ء کے لیے اوسط مہنگائی 7 تا 9 فیصد کی حد میں رہنے کا امکان ہے۔ تاہم، اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ پیش گوئی بعض خطرات سے مشروط ہے۔ مہنگائی بڑھنے کے خطرات میں شامل ہیں؛ (i) پی ڈی ایل کی شرحوں میں اضافہ جو گاڑیوں کے فیول، بجلی اور ان ردوبدل کے دورثانی کے اثرات پر منتج ہوا، (ii) افغانستان کی صورت حال کی وجہ سے غیر یقینی، اور (iii) شرح مبادلہ۔ کمی کے خطرات میں شامل ہیں؛ (i) عالمی اجناس کی قیمتوں میں اعتدال۔ خاص طور پر پام آئل میں، اور (ii) بہتر رسد اور نظم و نسق کی وجہ سے ملکی غذائی مہنگائی میں مزید نرمی۔

مالی منڈیاں اور انتظام ذخائر

15- کمیٹی کو زری پالیسی کے نفاذ سے متعلق آگاہ کرتے ہوئے عملے نے بتایا کہ شینہ بین البینک ریپوریٹ اوسطاً 7.20 فیصد کے قریب رہا جبکہ ٹارگٹ پالیسی ریٹ 7 فیصد تھا۔ کھلے بازار کے سودوں (اوائیم اوز) کے ذریعے اسٹیٹ بینک کے ادخال نے قلیل مدتی شرح سود کو پالیسی ریٹ کے قریب رکھا۔ 27 جولائی تا 17 ستمبر 2021ء کے دوران اوائیم اوز کے ذریعے اوسط یومیہ باقی ماندہ خالص ادخال بڑھ کر تقریباً 2.2 ٹریلین روپے ہو گیا جبکہ 30 مئی تا 27 جولائی 2021ء کے دوران 2.1 ٹریلین روپے تھا۔ ادخال کی بلند سطح کو ان امور سے منسوب کیا جاسکتا ہے (i) وفاقی حکومت کی کمرشل بینکوں سے قرض گیری، اور (ii) زیر گردش کرنسی (سی آئی سی) میں اضافہ۔

16- پرائمری ڈیلرز کے لیے قواعد میں تبدیلی کی وجہ سے سہ ماہی اور ششماہی ایم ٹی بیز میں مضبوط مارکیٹ اور طویل مدتی تمسکات، اور زری پالیسی بیان میں فراہم کردہ مستقبل کی رہنمائی سے وفاقی حکومت اپنی قرض گیری کی ضروریات کو باسانی پورا کرنے کی اہل ہو سکی۔ حکومت پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز)، بالخصوص رواں شرح پی آئی بیز کی نیلامی میں ہدف سے زیادہ رقوم جمع کرنے میں کامیاب رہی۔ مزید برآں، گذشتہ ہفتے کو چھوڑ کر، جولائی 2021ء میں ہونے والے زری پالیسی اجلاس کے بعد سے ثانوی بازار کی یافتوں اور پی آئی بی کے نشانیہ شرح ہائے سود میں زیادہ تبدیلی نہیں آئی۔

17- مزید برآں، آگاہ کیا گیا کہ گذشتہ زری پالیسی اجلاس کے بعد سے ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 4.1 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اس کی بنیادی وجہ وسیع تر تجارتی خسارہ، اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافہ اور افغانستان سے منسلک غیر یقینی صورت حال تھی۔ اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی کہ حالیہ مہینوں کے دوران روپے میں ہونے والا اتار چڑھاؤ دیگر بڑی کرنسیوں کے مقابلے میں کم رہا ہے۔ آخراً، عملے نے بتایا کہ ابھرتی ہوئی منڈیوں کی بیشتر کرنسیوں نے بھی گذشتہ چند مہینوں کے دوران اسی طرح کے رجحان کی پیروی کی کیونکہ ڈالر مضبوط ہوا ہے، اور یہ کہ روپے نے بہت سی دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیوں سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔

ماڈل پر مبنی جانچ

18- عملے نے کمیٹی کو ماڈل کے اہم مفروضوں سے آگاہ کیا۔ اس بات کی وضاحت کی گئی کہ مالی سال 22ء کے لیے نمو کے بہتر امکانات، ایندھن کی قیمت میں ردوبدل، اور حالیہ مہینوں میں روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے مالی سال 22ء کے بنیادی منظر ناموں میں مہنگائی کی پیش گوئی کو بڑھا دیا گیا ہے۔ ان عوامل نے مالی سال 22ء میں متوقع مالیاتی تحریک کے علاوہ، گذشتہ زری پالیسی اجلاس میں پیش کی گئی سمت کے مقابلے میں تازہ ترین بیس لائن میں درمیانی مدت کے لیے مہنگائی کی متوقع سمت کو بھی بڑھا دیا ہے۔ نتیجتاً ماڈل گذشتہ زری پالیسی اجلاس میں پیش کی گئی پیش گوئی کے مقابلے میں پالیسی ریٹ کی راہ میں اضافہ تجویز کرتا ہے۔

19- کمیٹی نے ہدف سے متعلق مہنگائی کی وسط مدتی مشروط پیش گوئی اور ماڈل کی تجویز کردہ شرح سود کی سمت پر بھی تبادلہ خیال کیا تاکہ مہنگائی کو وسط مدتی حد میں لایا جاسکے۔ یہ بھی غور کیا گیا کہ کووڈ 19 کی چوتھی لہر سے متعلق غیر یقینی کی صورت حال ختم ہو گئی ہے؛ تاہم، پاکستانی معیشت پر افغانستان کی صورت حال کے اثرات کی وجہ سے غیر یقینی کا ایک نیا ماخذ ابھرا ہے۔ عملے نے دیگر امور کے ساتھ ساتھ، درآمدات کی مسلسل طلب کی

وجہ سے مالی سال 22ء میں شرح مبادلہ کی حرکت پذیری، اور مالی سال 22ء کے لیے جی ڈی پی کی بلند نمو کو شامل کرتے ہوئے منظر نامے کا تجزیہ بھی پیش کیا۔

اسٹیٹ بینک سروے کے زری پالیسی کے حوالے سے نتائج

20- عملے نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ ستمبر 2021ء کے پہلے حصے میں اعتمادِ صارف سروے اور اگست 2021ء کے دوسرے حصے میں اعتمادِ کاروبار سروے کیا گیا۔ یہ امر اجاگر کیا گیا کہ سروے کی تازہ ترین لہر میں اعتمادِ صارف میں قدرے کمی آئی ہے۔ اعتمادِ کاروبار اشاریے (بی سی آئی) میں بھی قدرے کمی آئی لیکن یہ (اگست 2020ء سے) گزشتہ سات لہروں کی حد سے اوپر رہا۔ مزید برآں، یہ بتایا گیا کہ پرچیزنگ مینجرز اشاریے (پی ایم آئی) میں قدرے کمی آئی لیکن یہ چلی ترین سطح سے خاصا اوپر رہا، جو کاروباری اداروں کی مستقل رجائیت پسندی کو ظاہر کرتا ہے۔

21- یہ غور کیا گیا کہ متعلقہ سروے کی تازہ ترین لہروں کے دوران صارفین اور کاروباری اداروں دونوں کی مہنگائی کی توقعات میں اضافہ ہوا ہے۔

22- عملے نے اسٹیٹ بینک کے علاوہ دیگر اداروں کے "دیگر فورکاسٹرز سروے" کے نتائج سے آگاہ کیا۔ اس بات کی وضاحت کی گئی کہ مالی سال 22ء میں حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو بلند ترین امکانیت کے ساتھ 4.0 تا 4.9 فیصد رہنے کی توقع ہے۔ اسی طرح، مالی سال 22ء کے دوران اوسط مہنگائی 8.0 تا 8.9 فیصد کی حد میں رہنے کا زیادہ امکان ہے۔ آخر میں، اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ بیشتر پیش گوئی کرنے والے اور ماہرین موجودہ زری پالیسی اجلاس میں اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں کسی تبدیلی کی توقع نہیں کرتے ہیں۔

زری پالیسی غور و خوض اور فیصلے کا ووٹ

23- کمیٹی نے متفقہ طور پر پالیسی ریٹ میں 25 بی پی ایس اضافے کا فیصلہ کیا۔

فیصلے:

- پالیسی ریٹ کو 25 بی پی ایس سے بڑھا کر 7.25 فیصد کیا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان - 20 ستمبر 2021ء کی منظوری دی جاتی ہے۔